© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

(۱)

ایک سال بعد پندرھویں صدی ہجری شروع ہونے والی ہے۔

اس موقع پر ۲ سالہ تقاریب کا آغاز ہو چکا ہے۔ چودھویں سال میں تو زیادہ توجہ اس بات پر جانی چاہیے کہ ختم ہونے والی صدی اور اس سے پہلے کی تاریخ کے تجربات کیا ہیں اور اس نے ہمیں حیاتِ نو کے لیے کیا سبق دیے ہیں۔ ہمارے اہلِ فکر و نظر کو یہ جائزہ لینا ہے کہ ہماری چودہ صدیاں کس طرح گذریں۔ اس میں نزولِ وحی اور ہجرتِ مدینہ اور غزوہ بدر اور فتح مکہ کے بعد دورِ خلافتِ راشدہ میں کیا کیا سنگ ہائے میل نصب ہوئے۔ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی شہادت جس "یہودی۔ مجوسی ۔ سبائی" سازش کے تحت ہوئی ۔ اس نے کس طرح کربلا میں اسلامی معاشرے کی ہیئت کو پوری طرح الٹ کر رکھ دیا۔ اور قیصریت و کسرویت اپنے پورے اطوار اور رندانہ کلچر کے تحت یہ متمکن ہو گئی۔ اسی طرح پوری تاریخ کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اسلامی تاریخ کے ایک مثالی دورِ حکومت کے لحاظ سے حضرت سیدنا فاروقؓ کے کارنامے سے خصوصی استفادہ کرنا چاہیے۔

پھر جہاں ایک طرف مسلمانوں کی حیرت انگیز فتوحات پر نظر ڈالنی چاہیے۔ اسی طرح بڑے بڑے سانحات، مثلاً تاتاریوں کے حملے اور صلیبی جنگوں اور مغربی امپریلزم کا مطالعہ بھی اس لحاظ سے کرنا چاہیے کہ مسلم معاشرے پر وقت کی ان خوفناک لہروں نے کیا اثرات ڈالے۔ اسی طرح عجمی بادشاہت، یونانی فلسفے، ہندی تصوف اور مغربی تہذیب کے حملوں نے ہمیں کیا چرکے دیے اور ان حملوں نے ہمارے اندر مثبت جوابی ردِّ عمل کیا پیدا کیا۔

سیاسی احوال کے ساتھ ساتھ ان شخصیتوں اور اداروں کے کارناموں کا ریکارڈ بھی کھنگالنا چاہیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جنھوں نے تخریبی یا تعمیری افکار پیش کیے اور تحریکیں اُٹھائیں ۔ انحراف پسندوں، تجدد کیشوں اور تجدید و احیائے اسلام کے داعیوں نے کس زمانے میں کیا پارٹ ادا کیا ۔ اس ضمن میں بڑی بڑی کتابوں اور معروف لٹریچر کا تعارف بھی کرانا چاہیے ۔ ایک بڑا کام ہو جائے گا ۔ اگر ایک جامع معیاری تاریخ تجدید و احیائے دین مرتب ہو جائے نیز تاریخ تبلیغ اسلام بھی لکھی جانی چاہیے ۔

مسلمانوں کی علمی خدمات کو بھی اس زمانے کی ضروریات کے مطابق جامع شکل میں مرتب کر کے سامنے لانا چاہیے ۔ خصوصاً تفسیر و حدیث ، اسماء الرجال ، تاریخ و سوانح اور اخلاقیات کے علاوہ طب ، جغرافیہ ، جیومیٹری ، الجبرے ، فلکیات ، انجینیری اور تعمیرات ، جنگی آلات و فنون وغیرہ دائروں میں مسلم اسلاف کے کارناموں سے ان کے اخلاف کو آگاہ کرنے کا ایک مناسب موقع ہے ۔

فاضل قانون دان جناب اے کے بروہی کی تجاویز بھی بڑی اہم اور وسیع ہیں ۔ خصوصاً اسلامی ہجری کیلنڈر کی ترویج ، اسلامی اٹلس کی تیاری ، "جدید اسلامی دنیا" کے نام سے موجودہ دنیائے اسلام کے احوال و کوائف پر ایک کتاب کی تدوین خاص اہم تجاویز ہیں ۔

اسی سلسلے میں دو کام اور ایسے ہیں کہ ان کی تکمیل میں کچھ وقت لگ سکتا ہے مگر ان کا آغاز اس موقع پر ہو جانا چاہیے ۔ ایک تو اسلامی شخصیات کا لغت (بہ صورت کتاب الاعلام) مرتب ہو جانا چاہیے جس میں ہر شعبۂ زندگی اور ہر علم و فن سے متعلق تمام ایسی شخصیتوں کا مختصر تذکرہ پیش کر دیا جائے جو ہماری تاریخ میں اہمیت رکھتی ہیں نیز وہ بھی جو دورِ حاضر کی دو صدیوں میں نمودار ہوئیں اور جو آج موجود ہیں ۔

دوسرا ضروری کام ہے اسلامی تاریخ کے انسائیکلو پیڈیا کی ترتیب ۔ اس میں ہر متعلقہ شخصیت ، ہر مقام اور ہر واقعہ کو عنوان بنا کر حروف تہجی کی ترتیب سے لیا جائے ۔

ان بڑے بڑے کاموں کے علاوہ ادب ، شاعری ، خطاطی ، نقاشی ، تعمیرات وغیرہ دائروں میں اسلامی ثقافت کا جو نشوونما ایک خصوصی امتیازی نہج سے ہوا ہے اس کا ریکارڈ محفوظ اور یکجا کیا جائے ۔

ملتِ اسلامیہ کی کچھ خصوصیات ایسی ہیں جنھیں واقعات کی روشنی میں نمایاں کیا جائے مثلاً :

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱- یہ ایک ایسی قوم ہے کہ انتہائی بگاڑ کے حالات میں بھی اس کے ہاں شاہی ایوان سے لے کر دہقانوں کے جھونپڑوں تک انسانیت کی زریں مثالیں متفرق طور پر بہت زیادہ ملتی ہیں۔

۲- یہ ایک ایسی قوم ہے جس کے حکمرانوں اور عوام نے اپنی اقلیتوں کے ساتھ دُنیا کے کسی بھی دوسرے معاشرے سے دسیوں گنا زیادہ بہتر سلوک کیا ہے۔

۳- یہ ایک ایسی قوم ہے جس میں فحش پن کی غلاظت کو دوسری اقوام کے مقابلہ میں کم جگہ ملی ہے مثلاً دنیا بھر میں شراب نوشی سے اجتناب کرنے کے لحاظ سے اس کا درجہ آج بھی دوسروں سے بلند ہے۔

۴- اس قوم کی پوری تاریخ میں سخت گیر جابر بادشاہوں کے سامنے اُن کے مظالم یا غلطیوں پر تنقید و احتجاج کرنے کے لیے اکیلے اکیلے افراد نے کھڑے ہو کر حالات کا رُخ بدل دیا ہے۔

۵- یہ ایک ایسی قوم ہے جس کے افراد پے در پے انتہائی سفاکیوں کا سامنا کرنے پر بھی اسلام سے وابستگی کو ترک نہیں۔ دُنیا میں کتنے ہی ممالک ہیں جہاں مسلم اقلیتیں غیر مسلم اکثریتوں کی اسلام دشمن جارحیتوں کا برسوں سے مقابلہ کر رہی ہیں اور مسلسل جان و مال کی قربانیاں دے رہی ہیں۔

۶- یہ ایسی قوم ہے کہ گمراہیوں کے اتھاہ اندھیروں میں گھرنے کے بعد، ہر دور میں اس کے اندر سے کوئی ایسا مشعل بردار اُٹھ کھڑا ہوتا ہے، جو از سرِ نو اسلام کی دعوت دے کر تجدید کے عمل کا آغاز کر دیتا ہے۔ یہ واحد قوم ہے جو اپنے آپ کو اپنی اعتقادی و تہذیبی بنیادوں پر......... استوار کرنے کے سعیٔ مسلسل کرتی چلی آ رہی ہے اور جزوی طور پر بارہا عملِ تجدید میں اس کو کامیابیاں بھی ہوئی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہماری تاریخ خیر و شر کی کشمکش کا ایک ایسا عمل مسلسل ہے جس میں سخت ترین حالات میں بھی علمبردارانِ خیر نے ہتھیار نہیں ڈالے بلکہ شر اور باطل اور طاغوت کی بڑی سے بڑی طاقت جو تاریخ اسلام میں داخل ہوئی اس کو کمزور بلکہ نہتے اور بے سر و سامان لوگوں نے بڑی بے باکی سے چیلنج کیا ہے۔ کسی برائی کو بگٹٹ چلنے کی چھوٹ اسلامی معاشرے میں کبھی نہیں مل سکی۔

۷- اور یہ ایسی قوم ہے جو پچھلے دو سو سال میں مغربی امپیریلزم کی یورش کے مقابلے میں خالص دینی اسپرٹ سے جگہ جگہ نبرد آزما ہوتی رہی ہے۔ اس نے بیرونی تسلط کے خلاف دوسروں سے بڑھ کر مقاومت دکھائی اور قربانیاں دی ہیں اور سامراج کے مسلط ہو جانے کے بعد بھی بہ حیثیتِ مجموعی اس کے دلوں اور ضمیروں کی دُنیا کبھی جھک نہ سکی۔ یہاں تک کہ آج عالم اسلام زیادہ تر آزاد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو چکا ہے۔

اس قوم کی یہی اسپرٹ بیرونی نظریات اور تحریکوں اور ثقافتوں کے متعلق برسرِ عمل ہے۔ اس کے بگڑے ہوئے طبقوں نے دوسروں کے آلہ کار بن کر سیکولرازم، نیشنلزم اور سوشلزم کو مسلط کرنے کے لیے جگہ جگہ کوششیں کی ہیں، ظلم توڑے ہیں، خون بہایا ہے، مگر یہ نظریات کہیں بھی دلوں اور دماغوں میں جڑیں نہیں چھوڑ سکے۔ مسلمانوں نے بہ حیثیت مجموعی غیر اسلامی نظریات و تحریکات کی سخت مزاحمت کی ہے۔

تاریخ میں ان پہلوؤں کا بڑا عمیق مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے، اور یہ ہمارے نئے دورِ حیات کے لیے بے حد مفید ہوگا۔

---

(۲)

اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ ہم پندرھویں صدی کا آغاز کن اہم اقدامات سے کریں کہ اپنے کھوئے ہوئے مقام کو حاصل کر سکیں۔

قابلِ غور تجاویز یہ ہیں:۔

۱۔ مکہ میں عالم اسلام کی جو نمائندہ کانفرنس نئی صدی کے افتتاح کے لئے ہونے والی ہے اس پروگرام کا اولین جز یہ ہونا چاہیئے کہ حسب ذیل نکات پر مشتمل ایک "اعلامیۂ مکہ" جاری کیا جائے جس کو پورا عالم اسلام اپنا لائحہ عمل بنائے۔

الف۔ توحید کے سیاسی تصور پر مبنی ایسی ہیئت ہائے حاکمہ کو تشکیل دینا۔ جو خدا کی حاکمیت، قانونِ شریعت کی بالاتری اور اصولِ شوریٰ کی آئینہ دار ہوں۔ قطع نظر اس سے کہ ان کے ظاہری تنظیمی ڈھانچے کیسے بھی ہوں اور مقامی ضروریات کے لحاظ سے آپس میں کسی قدر مختلف بھی۔ اساس اور اسپرٹ سب کی ایک ہونی چاہیے۔ اس فیصلے کے تحت جہاں جہاں نظام رائج میں ردّ و بدل کی ضرورت ہو، تدریجاً اسے عمل میں لایا جائے۔

ب۔ شریعت کے دیئے ہوئے اساسی حقوق کا ایک چارٹر مرتب کیا جائے اور ان حقوق کی بہم رسانی اور ان کے تحفظ کی ہر حکومت ضمانت دے۔

ج۔ غیر اسلامی نظریات، تحریکوں اور ثقافتوں سے مسلمانوں کو نجات دلانے کا فیصلہ کیا جائے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے سبۓ ضروری نکات پر مشتمل ایک متفقہ لائحہ عمل طے کیا جائے ۔ خصوصاً شراب، بدکاری، فحاشی، عریانی، مخرب اخلاق تصاویر اور فلموں اور لٹریچر کا انسداد ضروری ہے ۔

د ۔ اعلامیہ مکہ میں اس امر کی ضمانت دی جائے کہ دنیا کے کسی بھی حصے میں کسی مسلمان کو ضروریاتِ زندگی کی محرومی کا شکار نہیں ہونے دیا جائے گا ۔ اس ضمانت کو پورا کرنے کے لئے جہاں اولین ذمہ داری مقامی مسلم حکومت کی ہو، وہاں اس کی مدد کے لئے ایک مرکزی فنڈ بھی مہیا کیا جائے جس میں سے حسبِ ضرورت کسی خاص علاقے میں کوئی مدد بہم پہنچائی جائے ۔

۵ ۔ اتحادِ عالم " اسلامی " کے لئے ایک بڑا اقدام یہ کیا جائے کہ فی الحال اقوام متحدہ میں رہتے ہوئے "مسلم اقوام متحدہ" یا "مسلم بلاک" کے عنوان سے اقوام متحدہ سے وابستہ مسلمان ممالک کی تنظیم کی جائے، یہ تنظیم اقوام متحدہ میں مسلم نمائندوں کو ایک متفقہ طرزِ عمل پہ چلائے ۔ کوئی تجویز یا شکایت یا رپورٹ کسی مسلم ممالک کو پیش کرنی ہو ۔ یا دوسری اقوام کا کوئی معاملہ زیر بحث آنا ہو ۔ مسلم بلاک کا ایک ہی رویہ پہلے سے متعین ہو جانا چاہیئے ۔ یہ کوشش اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے ۔ جبکہ مسلم ممالک اپنے اپنے معاملات و مفاد پہ الگ الگ رہ کر دوسرے ممالک سے رابطہ نہ کریں ۔ بلکہ پہلے آپس میں ہم آہنگی پیدا کر لیں ۔ کسی مسلم حکومت یا قوم کا ایسا اقدام جو دوسروں کے لئے باعثِ ضرر ہو، عمل میں نہیں آنا چاہیئے ، نیز بر سرِ عام مسلم ممالک اپنی چپقلشیں بند کر دیں ۔ اور ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی کرنے کے بجائے باہمی گفت و شنید سے پیچیدگیوں کو حل کریں ۔

مسلم بلاک (جسے اب تیسرا بلاک کہنے کے بجائے چوتھا بلاک کہنا چاہیئے) سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے لئے چند یونیورسٹیاں، تجربہ گاہیں اور لائبریریاں قائم کرے ، مختلف ممالک میں پھیلا کر ضرورت کی چھوٹی بڑی مختلف صنعتیں لگائے ۔ خاص طور پہ جدید ترین سامانِ جنگ بنانے کے کارخانے شروع کرے ۔ کسی نہ کسی طرح کا دفاعی تعاون بھی ہونا چاہیئے ۔ اس نقشہ کار پہ کام کرنے کے لئے اپنے سرمایوں کی تنظیم نو کے لئے اسلامی نظام بنک کاری کا قیام بھی ضروری ہے ۔ مسلمانوں کی اپنی مضبوط پروپیگنڈا مشینری ہونی چاہیئے ۔ بدقسمتی سے کئی سالوں میں ایک وسیع نیوز ایجنسی کی تجویز بھی پوری طرح روبعمل نہیں آ سکی ۔ اب ایک قطعی فیصلہ کر کے نبرد دار مہم شروع کرنی چاہیئے ۔

یہ بھی ضروری ہے کہ اسلامی بنیادوں پہ علوم کی تدوین نو اور اعلیٰ درجہ کے لئے نصابی کتب کی تیاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا پروگرام بھی شروع کیا جائے ۔ اور دنیا کے ہر باطل کا مقابلہ کرنے کے لئے وسیع تحقیقی لٹریچر مہیا کیا جائے ۔

س ۔ مسلم اقوام متحدہ یا مسلم بلاک یا عالم اسلام کی سربراہی کانفرنس کی ایک بھاری ذمہ داری یہ ہے کہ وہ مختلف ممالک میں بکھری ہوئی مسلم اقلیتوں کو بچائے ۔ جہاں بھی مسلم کشی کے واقعات ہوں یا حکومتیں مسلمانوں کے خلاف جنگ کریں ۔ وہاں ایک تو انجمن ہلال احمر کو فوراً پہنچنا چاہیئے ۔ اور ہر طرف سے خوراک، کپڑوں دواؤں ...... اور سامانِ بحالی کی صورت میں مدد بہم پہنچائی جائے ۔ دوسرے مسلم حکومتوں کو یہ بات منوانی چاہیئے کہ ایسے ہر دافعہ کی تحقیقات کے لئے جو بھی صورت اختیار کی جائے اس میں ایک دو یا چار مسلم نمائندگان کو شامل کیا جائے ۔ اور پھر مسلم اقوام اپنی میٹنگ میں نتائج تحقیقات پر غور و خوض کریں ۔ تیسری ضروری بات یہ ہے کہ جن ممالک میں مسلم کشی کی کوئی کارروائی بڑے پیمانے پر ہو ۔ یا بار بار ایسے واقعات ہوں، ان کو وارننگ دے کر مسلم ممالک ان سے اقتصادی بائیکاٹ کریں ۔ اور ان کو دیئے ہوئے ٹھیکے اور سودے منسوخ کر دیں ۔ اور ان کے آدمیوں کو واپس کر دیں ۔ دنیا بھر میں مسلم اقلیتوں پر ہونے والے مظالم کی رپورٹ ہر سال مرتب کر کے شائع کی جائے ۔

بہ حیثیت مجموعی تمام مسلم ممالک اور مسلم اقلیتوں کے احوال ۔ قعات کے متعلق سالانہ ایک کتاب (YEAR BOOK) یا المانک (ALMANIC) شائع کرنے کا پروگرام بنا کر اس کے لئے بورڈ مقرر کر دیا جائے ۔ اس طرح تمام مسلم ممالک کے ریڈیو سے "صوت الاسلام" کا ایک تبلیغی پروگرام مختلف زبانوں میں رکھا جائے ۔

---

۲ ۔ اسلام کے اصولوں پر مبنی ایک ایسی ہیئتِ سیاسیہ کی تشکیل کے لئے تحقیقاتی کام کرایا جائے جو موجودہ زمانے کی ضروریات اور احوال کے اندر بہترین صورت میں کام کر سکے ۔ اس طرح اسلام کے اقتصادی نظام اور ضمناً بلا سود بنک کاری کے سسٹم کی بھی ممکن العمل صورتیں واضح کی جائیں ۔

۳ ۔ تمام مسلم ممالک میں ایک تو تعلیم بالغان کی اسکیمیں چلنی چاہئیں ۔ دوسرے عام آدمی کے لئے ضروری دینی معلومات کا ایک مختصر ترین کورس تیار کیا جائے ۔ جسے تعلیم بالغان کی مہم کے ساتھ ساتھ تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ سبھی کو پڑھا دیا جائے ۔ اس مثبت کام کو انجام دیتے ہوئے کڑی نظر رکھی جائے کہ مسلمانوں کے اندر دوسرے مذاہب کے تبلیغی ادارے کہاں کس طرح کام کر رہے ہیں ۔ یہ ادارے اگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دولت یا خدمات کو ذریعۂ تبلیغ بنائیں تو ایسی تبلیغ کو روک دیا جائے۔ ہاں اگر دلائل کے زور سے تبلیغ کی جا رہی ہو تو اس کا مقابلہ دلائل سے کرنے کے لئے مناسب افراد یا اداروں کو مامور کیا جائے یہ بات بہت ضروری ہے کہ مسلمانوں کو مرتد بنانے کی جو تبلیغی مہمات چل رہی ہوں۔ ان کی ملک وار اور عالمی رپورٹیں مسلم حکومتیں اپنے انتظام سے تیار اور شائع کرائیں۔

۳۔ اس موقع پر مختلف عمروں کے بچوں کے لئے خاص طور پر دلچسپ لٹریچر شائع کیا جائے۔

یہ محض ایک خاکہ ہے۔ اسے توسیع دینے کی مزید گنجائش ہے اگر صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق صاحب کی نشری تقریر کو سامنے رکھا جائے۔ نیز جناب اے کے بروہی صاحب کے حالیہ ارشادات سے استفادہ کیا جائے تو اور بہت سے پہلو سامنے آتے ہیں۔ مختلف سطحوں پر سوچنے والوں کی تجاویز کو جمع کر کے آخر میں کام کا ایک مکمل نقشہ مرتب کیا جا سکتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت کے تمام شعبے اور محکمے، دینی اور سوشل ادارات، تمام مدرسے تمام تنظیمیں، علماء اور محققین، دانشور، ادیب اور صحافی، اسلامی اندار کو نمایاں کرنے والے آرٹسٹ اور خطاط مختلف جرائد اور ناشرین سبھی حرکت میں آئیں، پندرھویں صدی کے آغاز کی دو سالہ تقاریب میں حصہ لیں اس طرح پورے عالم اسلام میں روشن مستقبل کے آغاز کی ایک تحریک سی اٹھ کھڑی ہونی چاہیئے۔

ایسی تحریک کو فروغ دینے کے لئے جس طرح یہ تجویز مناسب ہو گی کہ تمام ممالک میں ڈاک کی خاص ٹکٹیں، خاص نوٹ یا سکے جاری کئے جائیں۔ اسی طرح کئی اور تدبیریں مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ مثلاً۔

ا۔ پندرھویں صدی ہجری کے افتتاح کے موقع پر ایسے تہنیتی کارڈز شائع کئے جائیں۔ جن کو اسلامی فن تعمیر اور خطاطی و نقاشی کے اعلیٰ نمونوں سے آراستہ کیا جائے اور دوسری طرف ان پر دعائیہ کلمات یا ایمان پسند اور امید افروز اشعار یا پیغامات درج ہوں۔ یہ کارڈ لوگ اپنے اعزہ و احباب کو ملک میں اور بیرون ملک ارسال کریں۔

ب۔ خاص قسم کے میڈل حکومت تیار کرائے اور وہ ہر شعبۂ زندگی سے متعلق بہترین اسلامی خدمات انجام دینے والوں میں خاص تقاریب کے ساتھ تقسیم کئے جائیں۔

(باقی بر صفحہ ۱۴۸)

© rasailojaraid.com